سوال

(241) عقیدۂ تناسخ۔ قرآن کی روشنی میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے فلسفہ کے استاد نے کہا ہے کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس روح کو عذاب ہو یا اس کا محاسبہ ہورہا ہو، وہ منتقل ہوجائے یہ تو دوسرے انسان کا محاسبہ ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے استاد کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اس مسئلہ میں یہ آیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰي شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ (الاعراف، ۱۷۲)

''اور جب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور ان سے فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا 'کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں (ہم نے یہ اس لئے تمہیں بنادیا ہے) مبادا تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔''

اس آیت کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''موطا'' میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰي شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ (الاعراف، ۱۷۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''میں نے کسی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِنَّ اللّٰہَ تَعَالَی خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَه، فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلاَءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ' ثُمَّ مَسَحَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ ' فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلاَءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ)

''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، پھر ان کی پشت پر اپنا دایا ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ علیہ السلام کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جنت کے لئے پیدا کئے ہیں، یہ

جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے آپ علیہ السلام کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: ''میں نے یہ لوگ جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔''[1]

ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس مفہوم کی دیگر احادیث بہت سی سندوں س عمر بن خطاب' عبداللہ بن مسعود' علی بن ابی طالب' ابوہریرہ اور دیگر صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم اجمعین) سے ثابت ہیں اور اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ علمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں روح کی منتقلی کا مذہب ''تناسخ'' کا عقیدہ رکھنے والے کا قول ہے اور وہ کافر ترین لوگ ہیں اور ان کا یہ قول انتہائی باطل ہے۔

---

[1] مسند احمد تحقیق احمد شاکر حدیث نمبر: ۳۱۱۔ موطا امام مالک حدیث نمبر: ۸۹۸۔ سنن ابی داود حدیث نمبر: ۴۷۰۳۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۵۰۷۱۔ مستدرک حاکم ج: ۱، ص: ۲۷، ج: ۲، ص: ۳۲۴، ۵۴۴۔ ''الشریعة'' آجری حدیث نمبر: ۱۷۱۔ الرواعلی الجمیة تصنیف ابن مندہ حدیث نمبر: ۲۸۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم- صفحہ 276

محدث فتویٰ